رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اک دن دیکھنا (عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا) میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

خدا تعالیٰ اِسبات کے ثابت کرنیکے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اِسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو انکی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے ... لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔ (چشمہ معرفت ۳۱۷)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت بنام منیجر الفضل
قادیان دارالامان ضلع گورداسپور کے
پتہ پر ہو ۔

چندہ مقامی خریداران للعہ

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

قیمت سالانہ پیشگی چار روپے

ہفتہ میں ایک بار شائع ہوتا ہے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے، اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی ۶۵)

جلد ۲ | مورخہ ۳ - نومبر سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۱۳ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۲ھ | نمبر ۶۰

مدینۃ المسیح

(۱) حضرت فضل عمر بخیریت ہیں (۲) چودہری ظفراللہ خاں ولایت سے تشریف فرما ہوئے۔ چودہری ظفراللہ خان صاحب چودہری نصراللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ کے خلف اکبر ہیں۔ آپ تین سال کے بعد انگلستان میں امتحان بیرسٹری پاس کرکے بامراد واپس آئے ہیں۔ آپ صالح نوجوان ہیں۔ آپنے لنڈن جیسے شہر میں اپنے نیک نمونہ کو قائم رکھا۔ اور آپ وہاں تبلیغ کا کام بھی سرانجام فرماتے رہے۔ آپ سیدھے قادیان ہی تشریف لائے۔ آپ انشاء اللہ تعالیٰ بڑے کامیاب بیرسٹر ثابت ہونگے۔ ابھی چودہری صاحب ولایت میں ہی تھے قاضی ظہور حسین صاحب جو پچھلے سال انجنیری پاس کرکے آئے تھے انہوں نے بیان کیا تھا کہ چودہری ظفراللہ خان صاحب سیالکوٹ کے رہنےوالے بہت عالی بیرسٹر ہوگئے چنانچہ ان کی قابلیت کا اعزاز سرآنریبل سید امیر علی اسکوائر ممبر کونسل نے بھی کیا۔ جب چودہری صاحب موصوف نے ان

تازہ خبریں

(لنڈن ۳۰ - اکتوبر) اخبارات کا اعلان کرتے ہیں یونانی توپخانہ اور رسالہ کے ۱۲ سو سپاہی والونا میں اُترے ہیں ۔

(لنڈن ۳۰ - اکتوبر) سرکاری بیان ہے ۔ پرنس لارڈ بیٹنبرگ کی جگہ لارڈ فشر مامور ہونگے ۔

۳۰ - اکتوبر - سرکاری اعلان ہے، کہ انڈین کنٹجنٹ فلنڈرز میں متحدہ افواج کے ساتھ شامل ہوگئی ہے

۳۰ - اکتوبر جرمن اخباروں کا اعلان ہے، کہ سکولوں کے اُستاد خط جنگ پر لڑائی کر رہے ہیں ۔ اسلو لڑائی اپنی اصلی حالت پر رہے گی ۔

جرمن کی ناکامی ۔ الہ آباد ۔ ۳۱ - اکتوبر ۔ فرانس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن اپنے متواتر حملوں کی ناکامی کی وجہ سے خستہ حالت میں ہیں اور وہ فوج کو از سر نو ترتیب دینے کے لئے ٹھہرے ہوئے ہیں اسکے نقصان کی تعداد ہزار تک بتائی جاتی ہے ساحل پر

ایکسی ہی لڑائی شروع ہے ۔ اتنائے وقت میں جنرل جوفر نے اپنی حالت کو سنوار لیا ہے ۔ جرمنز کی اعلیٰ فوج نے ہمارے میسرہ پر حملہ کیا ۔ لیکن بے سود ثابت ہوا ۔ اور دوبارہ ہمیں ان کے کشتوں کو گاڑنے کی تکلیف گوارا کرنی پڑی ۔ رُوسی نقل و حرکت جیسی کہ ہونی چاہیئے پوشیدہ طور پر اب ہو رہی ہے ۔ جرمن کی جنگی مصلحت مشرقی کارزار میں ناکام ثابت ہوئی یہ اُمید کیجاتی ہے کہ جرمن اب دفاعی حالت پر رہینگے ۔ آج حالت ہمارے حق میں بہت اچھی ہے اور یہ جرمنز کی اُمید وثوق کے بالکل خلاف ہے، جس کی بابت لئے اخیر اکتوبر تک توقع تھی ۔

مورننگ پوسٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمنز نے مزاحمت کا خیال اب بالکل ترک کر دیا ہے اور وہ جلدی ماؤن کی طرف ہٹنے کو تیار ہیں ۔

جرمنز کی کم حوصلگی ۔ ۳۱ - اکتوبر ۔ برلن سے کوپن ہیگن میں خبر موصول ہوئی ہے کہ ہندوستانی افواج نے جو جرمن کو شکست دی ان سے انکی ہمت پست ہوگئی ہے ۔ انہوں نے یہ مانا ہے کہ ہندوستانی افواج جو طاقت اور بھرتی میں ہم سے بڑھی ہوئی ہے ان کا مقابلہ کرنا محال ہے

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کیلئے شائع ہوا)

(بقیہ از صفحہ نمبر ۳)

اس کے علاوہ آیا صوفیہ میں جنگی حملہ کی حفاظت کے لئے سرنگیں بچھانے کے لئے بھیجی گئیں۔ اور مشہور شیخ عزیز شاویش نے جو مسلمانوں کو عیسائیوں کے خلاف بھڑکانے میں مشہور ہے۔ اس نے سیریا میں تحریریں شائع کیں اور پھیلائیں۔ اور غالباً ہندوستان میں بھی اشتعال آمیز تحریریں مسلمانوں کو برطانیہ عظمےٰ کے خلاف لڑائی پر آمادہ کرنے کے لئے بھیجی گئیں۔

یہ بھی خبر ملی ہے۔ کہ سرکاری قبضہ مصر کے خلاف قاہرہ میں جو سازشیں ہوئیں۔ ڈاکٹر پروفر ان میں شامل تھا۔ اور اب قسطنطنیہ میں جرمن سفیر ہے۔ اور وہ سیریا میں بہت کوشش کے ساتھ لوگوں کو اس جنگ میں شامل ہونے کے لئے جوش دلا رہا ہے۔ ایسی اور سازشیں اور جگہوں پر بھی ہوئیں۔ اور یہ بھی خبریں ملی ہیں کہ ٹرکش جاسوس بھی ہندوستان میں بھیجے گئے۔ جن کی اصلی غرض مسلمانوں کے جذبات کو سلطنت برطانیہ کے خلاف بھڑکانا تھا۔

جس بات کی بابت سازشیں ہوئیں۔ اسکا پتہ ایک جرمن سے چلتا ہے۔ جو ایگزنڈریا کی سٹی پولیس میں کام کر رہا تھا۔ کچھ عرصہ ہوا۔ وہ اپنی رخصت گذار کر قسطنطنیہ کے راستے سے واپس آیا۔ اس نے بیان کیا۔ کہ اسے فوجی نوکری سے معافی ملگئی۔ جس وقت وہ جہاز پر سے اتر رہا تھا۔ اُسے شبہ میں گرفتار کر لیا۔ کیونکہ اس کے پاس نہر سویز کا تفصیلی نقشہ ملا۔ اور ایک کاغذ بھی تھا جسپر ایک خاص تعداد میں صفر تھے۔ جو کسی خاص پیغام کو ظاہر کرتے تھے۔ یہ کاغذ اس کی کیپ (ٹوپی) میں چھپا ہوا تھا۔ اور ایک چٹھی بھی جو صلح کرنے کے متعلق تھی۔ اس کے پاس سے نکلی۔ اس نے کمپنی جہاز کے ایک ممبر کو دو صندوق دیئے۔ جو پھٹنے والے مادہ نائٹرو گلیسرین یا ڈینو مائٹ سے پر تھے۔ پھر جرمن افسر بہت تعداد میں جن میں جنگی اور دوسرے افسر بھی تھے قسطنطنیہ گئے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس ہر طرح کا جنگی سامان تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ قسطنطنیہ جرمن فوجی مقام گاہ ”اڈہ“ بنایا گیا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جرمن حکام عثمانی حکومت کے اندرونی علاقہ جات میں دور دور تک باشندگان کو برطانیہ عظمےٰ اور اس کے رفقاء کے خلاف بھڑکانے کے لئے گھسے ہوئے ہیں۔

یہ کوئی شک و شبہ کی بات نہیں ہے۔ یہ تمام نقل و حرکت عثمانی حکومت کے حکام کے براہ راست اغراض کے ماتحت ظہور میں آئی ہے۔ اور اس سے ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے آخر کار ٹرکی گورنمنٹ نے برطانیہ عظمےٰ کے خلاف دیدہ دانستہ اشتعال دلایا ہے۔ اسکا پتہ ان ہدایات سے چلتا ہے۔ جو ترکی کے وزیر جنگ نے جافا کے فوجی سوار کے نام ۱۸ اکتوبر سے پہلے پہلے بھیجیں یہ اس جنگ کے چھڑنے کی اصلی وجوہات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ اور بتلاتی ہیں۔ کہ کیوں ترکی نے اس جنگ میں حصہ لیا ہے۔ ان ہدایات میں نہ صرف انگریزی حکومت کو دشمن قرار دیا ہے۔ بلکہ ان میں ایک حکم ایسا بھی شامل ہے۔ کہ سرکاری جھنڈے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ اور سرکار انگریزی کی سفارت گاہ اور نشان کو وہاں سے اٹھا دیا جائے

برطانیہ عظمےٰ دنیا میں مسلمانوں کی سب سے بڑی بھاری طاقت ہے۔ (کیونکہ اس سلطنت کے ماتحت مسلمانوں کی آبادی بہت زیادہ ہے۔ الفضل) اور وہ ہمیشہ سے ٹرکی کی دوست اور خیر خواہ رہی ہے۔ اور اس نے یورپ میں ٹرکی کو اپنی حالت پر قائم رہنے کے لئے اس کی بڑی مدد کی ہے۔ اور اس کی کل آفات جو جنگ بلقان میں خطرہ میں تھی۔ پھر دوبارہ اپنی اصلی صورت میں لانے کے لئے گورنمنٹ نے اس کی بہت پشت و پناہ کی ہے اس لئے گورنمنٹ کو ٹرکی پر بہت افسوس ہے۔ کہ ٹرکی نے انگلستان کے دشمنوں کے ساتھ ملکر دھوکہ کھایا ہے۔ اور یہ انداز جو اُس نے اختیار کیا ہے۔ وہ ایسی ہی نازیبا حرکت ہے۔ جیسی ناشکری۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاتا۔ کہ موجودہ حالت سے ظاہر ہے۔ کہ بعض ایسی باتیں ہیں۔ جن سے ٹرکی جرمنی اور آسٹریا (جو ان کا مدت سے دشمن ہے) کی بہبودی کی خاطر انگلستان کے خلاف جنگ کرنے پر دھکیل دی گئی ہے ؞

ایمڈن کا پھر اچانک حملہ

لنڈن ۳۰۔ اکتوبر۔ ایمڈن نے ایک روسی کروزر جیمچگ کو اور ایک فرنچ تباہ کن کو غرق کر دیا۔ سرکاری بیان ہے۔ کہ ایمڈن اندھیرے میں پینانگ پہنچا۔ اور اسے متحدہ جنگی جہاز سمجھا گیا۔ وہ پوری تیزی سے جیمچگ کی طرف بڑھ کر گیا۔ جیمچگ نے مقابلہ تو کیا۔ لیکن پھر اس نے وار کیا۔ اور جیمچگ کو غرق کر دیا ایمڈن اپنے ساز و سامان اور شکل و صورت کو تبدیل کر کے آیا تھا

لنڈن ۳۱۔ اکتوبر۔ سرکاری بیان ہے۔ کہ ایمڈن جس وقت پینانگ داخل ہوا۔ تو اس وقت اسپر روسی جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اس کے بعد فرنچ تباہ کن نامی مسکٹ نے اسپر حملہ کیا۔ لیکن وہ غرق ہو گیا۔ پس ماندگان کو ایمڈن نے بچا لیا۔ اور سمندر کی طرف بھاگ گیا۔

لنڈن ۲۹۔ اکتوبر۔ جرمنز کی طرف سے خبر ملی ہے۔ کہ ایران اور ٹرکی میں اتفاق کی صورت پیدا ہو رہی ہے۔ لیکن ریوٹر اسے اسطرح بیان کرتا ہے۔ جرمنوں کی وہاں شورش پیدا کرنے کی کوشش کارگر نہیں ہوئی۔ ایران کے سرکاری حلقوں میں بھی اسے ہی مدنظر رکھا گیا ہے۔ گورنمنٹ نے پورٹے کو نوٹس دیا ہے کہ اگر آبنائے شط العرب کو بند کیا گیا۔ تو سرکار انگریزی اسے سنجیدہ معاملہ خیال کریگی۔

جنوبی افریقہ کے باغی

لنڈن ۲۹۔ اکتوبر۔ پریس بیورو اعلان کرتا ہے۔ کہ لارڈ بکسٹن نے مسٹر ہرکورٹ کو اطلاع دی ہے۔ کہ اورنج فری سٹیٹ کے شمالی اضلاع ٹرنسوال کے مغربی علاقہ کے باشندوں کا گورنمنٹ کے حاکموں کا مقابلہ کرنا اور بغاوت کے لئے تیاری کرنا غلط فہمی کی وجہ سے ہوا ہے۔ گورنمنٹ نے اس معاملہ کی پوری پوری تحقیق کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ ہر ایک صوبہ کے اکثر باشندے خیر خواہ ہیں۔ اور وہ بغاوت کے خیال کو ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

منسوخ جو حکم جنگی جہازوں کو جرمن ریزروسٹوں کو جو غیر جانبدار جہازوں میں واپس آ رہے ہوں۔ گرفتار نہ کرنے کا تھا۔ اب اسے منسوخ کر دیا گیا ہے۔ مورننگ پوسٹ تو خاص طور پر اس کی تنسیخ کا حامی ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ آسٹریا اور جرمنی کے ۵ لاکھ آدمی جو فوج میں مفید ہو سکتے ہیں۔ غیر ممالک میں موجود ہیں۔ ان میں سے ہزاروں تو واپس بھی ہو گئے ہیں ؞

کیمرون میں لڑائی

لنڈن ۳۰۔ اکتوبر۔ جنرل ڈوبل جو کیمرون میں متحدہ افواج کا کمانڈر ہے۔ اطلاع دیتا ہے۔ کہ برٹش بحری اور بری افواج نے ۲۶۔ اکتوبر کو مقام ایدیا پر قبضہ کر لیا۔ لڑائی بہت خطرناک تھی۔ متحدہ افواج نے بڑی بہادری دکھائی ؞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان۔ ۳۔ نومبر ۱۹۱۴ء

جوش انسان کو اندھا کر دیتا ہے

ہمیں اخبارات کے معلوم کرنے سے سخت افسوس ہوا ہے کہ ایک ایسے وقت جبکہ برٹش گورنمنٹ کے تمام قوٰی یکجائی طور پر ایک زبردست دشمن کے حملہ کو دُور کرنے کے لئے صرف کئے جانے چاہئیں۔ بعض کوتہ اندیشوں کی کوتہ اندیشی کی وجہ سے ہندوستان میں ایک ایسی خبر شہرت پا رہی ہے۔ جس کا پھیلنا ہرگز مناسب نہ تھا اور جو جہال میں جا کر خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اصل گالی دینے والا وہ ہے جو کہ کسی کی گالی کو اس شخص تک پہنچاتا ہے جسے گالی دی گئی تھی کیونکہ جس نے گالی دی تھی اس کی بات کا اثر اُس تک نہیں پہنچا تھا اُس دوست نما دشمن نے اس زہر کو اس تک لا کر پہنچا دیا۔ پس مسٹر لائڈ جارج کی جو تقریر کہ اس وقت ہندوستان کے اخباروں میں گشت لگا رہی ہے۔ اور اس وقت مسلمانوں کے بچہ بچہ کی زبان پر ہے۔ گو کس قدر بھی زہریلی تقریر ہو اور اس میں کیسی ہی سختی کی گئی ہو۔ اس کی سختی ہرگز محسوس نہ کی جاتی۔ اگر سٹیٹسمین کلکتہ اسکو اپنے کالموں میں جگہ دیکر ہندوستان میں شائع نہ کرتا۔ سٹیٹسمین کا ایڈیٹر ایک انگریز ہے۔ اور وہ اینگلو انڈین اخبار ہے۔ اِس لئے یہ شبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اس نے یہ تقریر مسلمانوں میں شورش پھیلانے کے لئے نقل کی ہے۔ اُس کی نیت ضرور نیک ہوگی۔ اور یقیناً اُس کے ایڈیٹر کے ذہن میں اس وقت یہ خیال تک بھی نہ ہو گا کہ جو خبر میں اس وقت نقل کر رہا ہوں۔ اس کا نتیجہ کیسا خطرناک ہو سکتا ہے۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے دُور اندیشی کے صریح خلاف حرکت سرزد ہوئی ہے۔ مسٹر لائڈ جارج کی تقریر کا جو خلاصہ سٹیٹسمین نے دیا ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو پبلک تک پہنچائی جانی ضروری تھی وہ الفاظ کا ایک مجموعہ ہے جس میں معنی ندارد ہیں وہ جوش کا ایک ایسا اظہار ہے جس میں طبیعت قابو سے باہر نکل گئی ہے اس سے ہندوستان کو کیا فائدہ پہنچ سکتا تھا۔ کیا اس کے بغیر ہندوستان کو موجودہ جنگ کے کسی اہم واقعہ سے بے علمی رہ سکتی تھی؟ اگر نہیں تو پھر ایسی تحریر کا ہندوستان میں شائع کرنے سے کیا فائدہ ہو سکتا تھا۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ سٹیٹسمین کا ایڈیٹر آئندہ اخبارات کی احتیاط رکھیگا کہ ایسی تحریریں شائع نہ ہوں جن سے ملک میں شورش پیدا ہونے کا خطرہ ہو۔ کیونکہ ایسا کرنا گورنمنٹ برطانیہ کی سخت دشمنی ہے۔ اور اس وقت ہم سب کا فرض ہے کہ گورنمنٹ کی ہمدردی کا اظہار کریں اور ہر طرح سے اسکی مدد کریں۔

ہم بڑے افسوس سے اس تقریر کے اس حصہ کو جو مختلف اخبارات میں شائع ہو رہا ہے۔ ذیل میں درج کرتے ہیں کیونکہ اب اس کا چھپانا فضول ہے۔ اور آج نہیں تو کل ضرور کسی دوسرے اخبار کے ذریعہ وہ ناظرین تک پہنچیگا۔ مسٹر لائڈ جارج جو انگلستان کے وزیر خزانہ ہیں۔ انہوں نے اٹھارہ ستمبر گذشتہ کو کوئینس ہال میں ایک تقریر کی تھی جس کا ایک حصہ مندرج ذیل ہے:۔

"خدا نے آدمی کو اپنی صورت میں بنایا جو روحانیت میں بلند ہمت ہے۔ جرمن تہذیب انسان کو ڈیسلر مشین کی شکل میں پیدا کرے گی جو ٹھیک ٹھیک اور طاقتور ہے اور جس میں روح کے کام کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے یہ اعلیٰ تہذیب ہے ان کا مطالبہ کیا ہے؟ کیا آپ نے قیصر کی تقریریں پڑھی ہیں؟ اگر ان تقریروں کا آپ کے پاس کوئی نسخہ نہیں ہے تو میں آپکو مشورہ دیتا ہوں کہ کیونکہ بہت جلد یہ کہیں سے نہیں ملیگا (قہقہہ اور تالیاں) ان تقریروں میں جرمنی کی جنگی طاقت کے اظہار میں بڑی دون اور تعلی لیگئی ہے۔ جرمنی کی جنگی طاقت فولادی گھونسہ اور چمکتا ہوا ہتھیار ہے۔ بیچارہ پُرانا فولادی گھونسہ اسکے جوڑوں میں کسیقدر خراش آگئی ہے۔ چمکتا ہوا ہتھیار۔ اس کی چمک اب خارج کی جا رہی ہے (قہقہہ) لیکن تمام تقریروں میں وہی شیخی اور غرور پایا جاتا ہے۔ آپنے قیصر کی وہ مشہور تقریر پڑھی ہے جو اس ہفتہ کے "برٹش ویکلی" میں شائع ہوئی ہے ایک عجیب غریب تقریر ہے جو اس جذبہ کو ظاہر کرتی ہے جس کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہے یہ تقریر اس وقت کیگئی تھی جبکہ جرمن سپاہی میدان جنگ کی طرف گئے۔ قیصر کہتا ہے:۔

" یاد رکھو کہ جرمن لوگ خدا کے برگزیدہ بندے ہیں مجھ پر اور صرف مجھ پر بحیثیت شہنشاہ جرمنی ہونے کے خدا کی روح نازل ہوئی ہے۔ میں اس کا ہتھیار ہوں اس کی تلوار ہوں۔ اور اس کا نائب ہوں۔ سرکشوں کے لئے بہت بڑی مصیبت ہوگی جو لوگ بزدل اور ایمان لانیوالے نہیں ہیں۔ اُن کے لئے موت ہے"۔

محمدؐ کے زمانہ سے ہمنے ایسی تقریر نہیں سُنی (قہقہہ) جنون ہمیشہ تکلیف دہ ہے۔ لیکن بعض اوقات یہ خطرناک ہوتا ہے اور جب آپ دیکھیں کہ یہ جنون ایک تاجدار کے سر میں سما گیا ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑی سلطنت کی پالیسی ہو گی۔ تو اب وقت آ گیا ہے کہ نہایت سختی کے ساتھ اس جنون کو نکال دیا جائے۔"

مسٹر لائڈ جارج نے جن الفاظ میں مسلمانوں کو ان کی وفاداری اور گورنمنٹ کی ہمدردی کا بدلہ دیا ہے اس سے زیادہ بدتر بدلہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ لیکن مسلمان گورنمنٹ برطانیہ کے وفادار ہیں اور بہر حال رہینگے۔ ان کو کسی خاص وزیر سے ہرگز کوئی تعلق نہیں اور ہمیں یقین ہے کہ خود مسٹر لائڈ جارج کے ساتھیوں نے انہیں اس تقریر پر ملامت کی ہوگی کہ آپ دشمن پر وار کرتے ہوئے خود اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑی مارنے لگے۔ بلکہ یہ بات بھی بعید از قیاس نہیں کہ بعد میں خود مسٹر لائڈ جارج بھی شرمندہ ہوئے ہوں کہ میں کیا کہہ بیٹھا۔ کیونکہ وہ لوگ جو جوش میں اپنی زبان کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں۔ بعد میں پچھتاتے بھی سخت ہیں۔ اور یہ ایک ایسا عام قاعدہ ہے جس سے مسٹر لائڈ جارج مستثنیٰ نہیں ہو سکتے۔

ہم کل مسلمانوں کو عموماً اور احمدیوں کو خصوصاً نصیحت کرتے ہیں کہ انہیں اس حملہ پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا گیا ہے برافروختہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم جس نبی کے ماننے والے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے۔ اور جو شخص اس پر حملہ کرتا ہے وہ ہمارے جواب کا محتاج نہیں اُسے جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے بہتر جواب دینے والا اور کون ہو سکتا ہے۔ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مہربان گورنمنٹ کو ایسے تمام عناصر سے محفوظ رکھے جو اس کی پُرامن حکومت میں خلل انداز ہوں۔

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ

الاسلام

اللہ -

عربی زبان کی خصوصیت اور فضیلت -

الفضل میں یہ ذکر مفصل طور سے آ چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسلمانوں پر ایک بڑا بھاری احسان یہ بھی ہے کہ آپ نے عربی زبان کو ام الالسنہ ثابت کر کے قرآن شریف کی فضیلت تمام کتب سماویہ پر ثابت کر دی ہے۔ آج وہ زبانیں روئے زمین پر بولی نہیں جاتیں جنمیں کتب سماویہ سابقہ نازل ہوئی تھیں یہ اس بات کی صاف دلیل ہے کہ وہ کتب تمام ملکوں اور تمام زمانوں کیلئے نہ تھیں۔ بلکہ مختص المقام اور مختص الزمان تھیں۔ اور آخری زمانے میں اللہ تعالیٰ نے عربی زبان میں اپنی شریعت نازل فرمائی جس کا دامن قیامت تک ممتد اور وسیع رہیگا۔ کیونکہ عربی زبان اپنے مطالب اور مقاصد کو خوب فصاحت کے ساتھ بیان کر سکتی ہے۔ اور دوسری زبانیں اس کے مقابلہ میں گنگ و کر ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ انکو اعجمی کہا جاتا ہے۔ ولو جعلناہ قرآنا اعجمیا۔ لقالوا لولا فصلت آیاتہ ءاعجمی وعربی۔ اگر ہم اس کو اعجمی قرآن بناتے تو ضرور عرب لوگ کہہ دیتے کہ کیوں اس کی آیتیں تفصیل سے بیان نہیں کی گئیں کیا اعجمی اور عربی برابر ہو سکتے ہیں کیا فصیح اور گنگا برابر ہو سکتے ہیں کلا و حاشا۔ اس آیت کریمہ سے یہ بات بہت واضح ہو جاتی ہے کہ عرب لوگ صرف عربی زبان کو مفصل زبان سمجھتے ہیں اور دوسری زبانوں کو محض گونگوں کے اشارات۔ اور واقعی یہ بات صحیح اور درست ہے۔ اور اس میں کسی قسم کے شک کو دخل نہیں۔ کیونکہ عربی زبان کسی چیز کے نام میں اس کے خواص تک بتا دیتی ہے اور دوسری زبانیں نام سے اشیاء کی طرف صرف اشارہ کر دیتی ہیں ؛

اس سے بڑھ کر زبان عربی میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہے کہ عربی زبان میں معبود برحق اور حضرت احدیت کا اسم ذاتی موجود ہے اور دوسری زبانوں میں اس واجب الوجود ذات پاک کیلئے کوئی اسم ذاتی نہیں ہے بلکہ صفاتی نام ہیں جو کہ خالق اور مخلوق میں مشترک ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زبانیں کیسی ناقص ہیں کہ انہیں خالق کیلئے کوئی خاص اور مختص اسم ذاتی نہیں ہے۔ اللہ کا لفظ زبان عربی میں اس واجب الوجود معبود برحق خالق کل شیٔ پر ہی بولا جاتا ہے۔ اور کبھی بھی کسی عرب نے اس لفظ پاک کو کسی مخلوق پر نہیں بولا۔ اور یہ لفظ خاص اسی ذات پاک کے لئے مخصوص ہے یہ لفظ قرآن کریم میں تمام محامد اور محاسن کمالات اور خوبیوں کا موصوف گردانا گیا ہے تمام نقائص اور عیوب اور جمیع رذائل سے منزہ بیان فرمایا گیا ہے۔ تمام زبانیں اس بات سے عاری اور عاطل ہیں کیا وہ زبانیں جنمیں خالق کا نام اسم ذاتی نہیں ملتا وہ اس قابل ہو سکتی ہیں کہ تمام دنیا کے مذاہب کو فتح کر لیں ہرگز نہیں اسی لئے صرف اسلام ہی کی یہ شان ہے کہ تمام دینوں پر بالا رہیگا اور سب پر غالب آتا ہے اور کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا ؛

اسلام اور دیگر مذاہب

اور مذاہب نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور محامد اور اسماء حسنیٰ بھلا کیا بیان کرنے ہیں جبکہ انمیں اسم ذاتی بھی نہیں پایا جاتا ہے موصوف کے ساتھ صفات آتی ہیں جب موصوف کا ہی نام نہیں پایا جاتا تو اس کے صفات کے فہم میں انہوں نے کیسی کیسی فاحش غلطیاں کھائی ہونگی۔ زبان کے نقائص اور کمزوریاں بہت دفعہ ایشور کے صفات بیان کرنے میں سخت غلطیوں کے ارتکاب کی طرف لے جاتی ہیں ؛

ہندو مت

ویدوں میں عناصر اربعہ کو بہت مقامات میں پکارا گیا ہے۔ اور ان سے استمداد اور استعانت طلب کیگئی ہے اور کبھی اگنی کو مخاطب کر کے دعائیں مانگی گئی ہیں اور کبھی وایو اور کبھی جل اور کبھی اندر سے پرارتھنا کی گئی ہے اور اسی وجہ سے سناتن لوگ یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان عناصر کی پرستش جائز ہے۔ اور وہ وید کی ان عبارتوں سے استدلال کرتے ہیں اگر زبان سنسکرت میں اگنی وایو وغیرہ خدا تعالیٰ کے اسماء اور صفات ہو سکتے ہیں تو پھر یہ معمولی عناصر پر کیوں بولے جاتے ہیں۔ سوامی دیانند نے بڑی سعی بلیغ اس امر کے اثبات میں صرف کی ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے صفات اور نام ہیں مگر وہ لغت سے اسکو ثابت نہیں کر سکے بلکہ انہوں نے نتائج کو دیکھ کر اس کے معنے کئے ہیں اسی طرح اگر نتائج سے لغت کے معانی حل کئے جاویں تو بات بہت دور چلی جاتی ہے اور اس طرح نتائج در نتائج سے کسی بات کی حد و بست نہیں رہتی۔ پنڈت صاحب نے جب یہ دیکھا کہ آگ کا کام روشنی دینا بھی ہے۔ اسلئے یہ نتیجہ نکال لیا کہ اگنی سے مراد خدا تعالیٰ کا نام نور ہے مگر چونکہ آگ کا کام جلانا بھی ہے اسلئے اس سے خدا تعالیٰ کا نام جلانیوالا کیوں نہ لیا۔ اسطرح سے بالکل اعتماد اٹھ جاتا ہے غرضیکہ اگر لغت میں اور شاعروں نے اس کو اللہ تعالیٰ کی صفت گردانا ہے تو پھر کیوں قوم نے آتش پرستی اور اشیاء پرستی کا وید سے استخراج کیا۔ کیا کہیں وید نے عناصر پرستی سے صریح طور پر منع کیا ہے ؛

مسیحی مذہب

اسی طرح مسیحیوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات میں سخت فاحش غلطیاں کھائی ہیں اور اُسے معاذ اللہ ہی اور انسانی عوارض میں گرفتار اور مبتلا قرار دیا ہے حالانکہ یہ صفات اس کی قدوسیت کو سخت بٹہ لگاتی ہیں۔ قرآن شریف واقعہ میں ایک کامل کتاب ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ کو ان تمام عیوب اور نقائص سے منزہ ٹھہرایا ہے وقالوا اتخذ اللہ ولدا سبحانہ ھو الغنی لہ ما فی السموات وما فی الارض ان عندکم من سلطان بھذا اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے وہ پاک ذات ہے اُسے بیٹے کی کیا ضرورت ہے کیا اس پر موت کبھی وارد ہو گی کہ بیٹا اس کا قائم مقام ہو گا۔ جیسا کہ دنیا کی بعض اشیاء میں یہ سلسلہ توالد اور تناسل پایا جاتا ہے خدا مرنے سے پاک ہے یا کیا کبھی خدا بوڑھا اور کمزور ہو جائیگا کہ اُسے بیٹے کی ضرورت پڑیگی تاکہ وہ اس کی جگہ پر کام کرے وہ تمام قسم کی کمزوریوں اور عیبوں سے پاک ہے اگر خدا تعالیٰ کو بیٹے کی کبھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ تو اس کا یہ فعل محض عبث ہو گا۔ خدا لغو کام سے پاک اور بلند ہے۔ تعالی اللہ عما یقولون علوا کبیرا۔ اُسے بیٹے کی کیا ضرورت ہے اسی ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کیا تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل بھی ہے۔ کیا اللہ پر وہ بات کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔

قرآن کریم

تمام دنیا پر قرآن شریف اور عربی زبان کا احسان عظیم ہے کہ اس نے واجب الوجود معبود برحق کا اسم ذات بتایا۔ اور پھر بڑی وضاحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اوصاف حمیدہ اور اسماء حسنیٰ بیان فرما دئے ہیں۔ اور پھر افعال الٰہی میں ان کا مشاہدہ کرا دیا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین۔ تمام محامد اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔ کیا شجر اور کیا حجر۔ کیا حیوان اور کیا انسان اس شان ربوبیت کو کما حقہ بیان کر رہے ہیں یہ شمس و قمر یہ لیل و نہار یہ ارض و سما اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کو آشکارا کر رہے ہیں یہ بڑی بڑی عمارات جسور و قصور اور بی۔ اے اور ایم۔ اے کی ڈگریاں اس کی رحیمیت کو ظاہر کر رہی ہیں یہ زلازل اور آفات خدا کی مالکیت پر گواہ ہیں اب کیا کوئی عقلمند اللہ تعالیٰ کے رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم اور مالک یوم الدین کے ماننے سے انکار کر سکتا ہے ؛

پیسہ اخبار کا حملہ حضرت مسیح موعود پر

اس وقت اسلامی اخبارات کے زیر بحث یہ بات ہے۔ کہ مسٹر لائڈ جارج وزیر انگلستان نے کوئینس ہال لنڈن میں جو طویل تقریر جنگ کے متعلق کی ہے۔ اس کے دوران میں اس نے قیصر جرمن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت دیکر ایک بڑی غلطی کی ہے۔ کیونکہ اس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچا ہے۔ اور انہیں رنج محسوس ہوا ہے۔ اس آواز کو ہر ایک اسلامی پرچہ نے بلند کیا ہے اور پیسہ اخبار نے بھی اسے "ملک معظم کے ایک وزیر کی غلطی" کے عنوان سے لکھا اور بتایا ہے۔ کہ اس پر تمام مسلمانوں کو اعتراض ہے۔ (اصل تقریر پر ہم نے کسی دوسری جگہ اخبار میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے) لیکن کسقدر افسوس کی بات ہے۔ کہ جس غلطی کا مرتکب پیسہ نے مسٹر لائڈ جارج کو قرار دیا ہے۔ اسی کا اس نے خود ارتکاب کیا ہے۔ مسٹر لائڈ نے اگر قیصر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تشبیہ دیکر مسلمانوں کے مذہبی محسوسات کو ضرب لگائی ہے۔ تو پیسہ نے قیصر کو حضرت مسیح موعودؑ سے تشبیہ دیکر ہم احمدیوں کے دلوں کو صدمہ پہنچایا ہے۔ پیسہ لکھتا ہے۔ کہ "ہر مسلمان دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ وہ خدا کا خلیفہ زمین پر ہے۔ ایسے ہی ہر منصف بادشاہ کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ خدا کا نائب یا قائمقام اس کے بندوں پر ہے۔ کہ جسے مجازی خدا بھی کہتے ہیں۔ نہ کہ یہ دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ اس کی ہر حرکت اور سکون خدا کی مرضی کا اظہار ہے۔ اور خدا نے بمقابلہ دنیا کے دوسرے بادشاہوں کے اس کو اور دوسری قوموں کے اس کی قوم کو اپنی عنایات کے لئے منتخب کر لیا ہے۔ اور جو ان کا مقابلہ کریگا۔ وہ تباہ ہو جائیگا۔ آخر کمزور انسان کا دماغ ہی تو ہے۔ جبکہ آج ہمارے چاروں طرف بھوکے اور کنگال آدمی نبی اور ملہم اور مثیل مسیح اور مثیل مہدی ہونے کا دعوے کر رہے ہیں۔ تو قیصر جرمنی جو دنیا کی ایک عظیم الشان جنگی طاقت کا مالک اور رہنما ہے۔ اگر وہ اس دھوکے میں پڑ جائے تو کونسی بات ہے"۔ پیسہ کی اس تحریر کے متعلق جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ اگر کوئی عظیم الشان سلطنت کا مالک نبی ملہم مثیل مسیح اور مثیل مہدی ہونیکا دعوے کرے۔ تو کوئی بڑے تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ بھوکے اور کنگال انسان بھی یہ دعوی کرتے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ پیسہ کا سال خوردہ ایڈیٹر تعصب کی پٹی آنکھوں پر رکھکر یہ ایک ایسی بات لکھ گیا ہے۔ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مسٹر لائڈ جارج سے بھی زیادہ خطرناک حملہ ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت دعوے نبوت کیا ہے۔ اس وقت آپ کے پاس بھی کوئی حکومت اور کوئی طاقت نہ تھی۔ تو کیا نعوذ باللہ اس سے یہ کہا جا سکتا۔ کہ آپ کا دعوے نبوت درست نہیں تھا۔ کیا پیسہ کا ایڈیٹر ہمیں بتا سکتا ہے؟ کہ آنحضرت صلعم اس وقت کس ملک پر حکمران تھے۔ اور کونسی مملکت آپ کے قبضہ میں تھی۔ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے بہت تھوڑی سی واقفیت رکھنے والا انسان بھی خوب جانتا ہے کہ آپ کے پاس نہ کوئی سلطنت تھی۔ نہ کوئی حکومت تھی۔ اور نہ کوئی طاقت تھی۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ چھوڑ مدینہ چلا جانا اور صحابہ کا اپنے گھر بار چھوڑ کر حبش میں چلا جانا آپ کی سیاسی کمزوری اور اپنے دشمنوں کے مقابلہ کی طاقت نہ رکھنے کا ثبوت نہیں ہے۔ تو اگر اسوقت کی آنحضرت صلعم کی حالت کو مد نظر رکھ کر کوئی خبیث الفطرت انسان یہ کہے۔ کہ چونکہ محمد (صلعم) اتنی بھی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ کہ اپنے وطن میں رہ سکے۔ اور اپنے ساتھیوں کو امن دلا سکے۔ اور بھوکا اور کنگال تھا۔ اس لئے ملہم اور نبی نہیں ہو سکتا۔ تو کون مسلمان ہے۔ جو اس کی بیہودہ گوئی پر توجہ بھی کرے۔ اس کو تو صاف کہدیا جائیگا۔ کہ خدا تعالیٰ کو اپنے دین کی اشاعت ایسے ہی لوگوں کے ذریعہ کرنی مقصود ہوتی ہے۔ جو کہ دنیاوی لحاظ سے کوئی حیثیت کوئی وقعت اور کوئی مرتبہ نہیں رکھتے۔ کیونکہ اسطرح خدا تعالیٰ اپنی ہستی اور قدرت کا ثبوت دیتا ہے۔ کہ ہم ایک ایسے انسان کو جو دنیا داروں کی نظروں میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ چن کر بڑے بڑے لوگوں کو اسکا خادم اور غلام بنا دیتے ہیں۔ اس سے ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ دراصل خدا کا ہاتھ ہی یہ کام کر رہا ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی بڑا عظیم الشان جنگی طاقت کا مالک اور رہنما بھی مبعوث ہو۔ تو اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی وہ شان و شوکت ظاہر نہیں ہو سکتی جو ایک بیکس اور غریب انسان کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنی طاقت اور جنگی اسباب کے پہلے سے مہیا ہونے کی وجہ سے ان کو کام میں لاکر لوگوں سے طوعاً و کرہاً اپنی نبوت اور رسالت کا اقرار کروا سکتا ہے۔ جو کہ لا اکراہ فی الدین کے خلاف ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے از آدم تا ایندم جسقدر ایسے بڑے بڑے عظیم الشان نبی مبعوث فرمائے ہیں۔ جنھوں نے اپنی جماعتیں اور سلسلے قائم کئے ہیں۔ ان کی ابتدائی حالت غربت اور مسکنت کو لئے ہوئے ہی ہوئی ہے۔ اسی لئے انبیاء کے منکرین کا ایک بھاری اعتراض یہ بھی رہا ہے۔ کہ ہم بڑے معزز۔ امیر اور دولتمند ہو کر کیونکر اپنے سے چھوٹے کی اطاعت کر سکتے ہیں۔ پیسہ اخبار کی مسیح موعودؑ کے متعلق یہ چوٹ انہی اعتراضات کی ذیل میں ہے۔ جو کہ آج تک عظیم الشان انبیاء پر کئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی تعصب سے خالی دل رکھتا ہے۔ اور بغض و کینہ سے خالی سینہ رکھتا ہے۔ تو وہ اس سے سبق حاصل کرے۔ کہ وہ کیا حکمت تھی۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ باوجود کنگال ہونے کے اور باوجود تن تنہا اور کوئی ظاہری طاقت نہ رکھنے کے تمام دنیا کے مقابلہ میں کامیاب ہو گئے۔ وہ کیا چیز تھی؟ جس نے آپ کی فرمانبرداری کے لئے لاکھوں انسانوں کا سر تسلیم خم کروا دیا۔ وہ کونسی طاقت تھی جس نے باوجود آپ کے بڑے بڑے دشمنوں کے ہونے کے آپ کا بال بھی بیکا نہ ہونے دیا۔ اور ہر میدان میں آپ کو کامیابی ہی حاصل ہوئی۔ اور دنیا کے کونے کونے میں آپ کا نام گونج اٹھا۔ اور کسی دشمن کی دشمنی کسی شریر کی شرارت کسی عدو کی عداوت کسی حاسد کا حسد اور کسی بدخواہ کی بدخواہی آپ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکی۔ یہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ آپ کے ساتھ تھا۔ جو کمزوروں کو زور آور۔ بیکسوں کو باکس۔ غریبوں کو امیر بنایا کرتا ہے۔ اور یہی آپ کی صداقت کا ایک بڑا بھاری ثبوت ہے لیکن سمجھنے کا مادہ رکھنے اور خدا تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے ہے۔ نہ کہ ان کے لئے جو ہر ایک حق بات کا انکار کر دینا اپنا شیوہ رکھتے ہیں۔ ہم پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کو بتائے دیتے ہیں۔ کہ اگر وہ کسی ایسے مسیح اور مہدی کا منتظر ہے جس کے ساتھ عظیم الشان جنگی طاقت ہو گی۔ اور جو دنیا میں آکر قتل و غارت کا بازار گرم کریگا۔ اور تمام غیر مذاہب والوں کو ہلاک کر دیگا۔ اور ان اسلام سے کورے اور ناواقف مسلمان کہلانے والوں کو تمام روئے زمین کا حاکم اور بادشاہ بنا دیگا۔ تو اسے اس خیال کو بہت جلدی اپنے دماغ سے نکال دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر تمام دنیا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت اسلام کو قبول نہیں کیا۔ تو اب آپ سے بڑھ کر کسی کا درجہ نہیں ہے۔ جو قبول کروا سکے جس مسیح اور مہدی نے آنا تھا۔ وہ آگیا۔ اور خدا کے فضل سے سعید روحوں نے بسر و چشم اس کا خیر مقدم بھی کیا۔ آپ پر ایمان لانے والی اسوقت ایک جماعت موجود ہے۔ جس کو آپ پر نا جائز اور

عالمگیر جنگ

ٹرکی اور جنگ

اوڈیسہ پر حملہ

سرکار انگریزی کی اپیل

۲۹ - اکتوبر کی تاریں جو برٹش جنرل کونسل اوڈیسہ سے موصول ہوئی ہیں - ان سے ذیل کے واقعات کا پتہ چلتا ہے - دو آبدوز کشتیوں نے آج صبح اس بندرگاہ پر حملہ کیا - اور روسی گن بوٹ ڈونٹز کو غرق کر دیا - اس کے عملہ میں سے کچھ لوگ تو مرے - اور کچھ زخمی ہوئے - وٹنا - لسنرٹ اور دمیو روسی جہازوں کو نقصان بھی پہنچایا ہے - انھوں نے فرانسیسی جہاز جو پرٹکال کے نام سے موسوم ہے - اُسے بھی نقصان پہنچایا ہے - اس کے عملہ میں سے دو کس زخمی اور دو مارے گئے -

اس کے علاوہ شہر پر بھی گولہ باری ہوئی - ایک چینی (کھانڈ) کے کارخانے کا بہت نقصان ہوا - اور بعض جانیں بھی تلف ہوئیں - گورنر اوڈیسہ کا بیان ہے - کہ حملہ آور جہاز ٹرکی کے تھے -

بعض خبریں ایسی بھی موصول ہوئی ہیں - کہ قسطنطنیہ میں روسی جہازوں کو غرق کر دیا گیا ہے - تھیوڈوسی (جنوبی روس کا بندرگاہ ہے - یہ کریمیا کے شمال مشرقی ساحل پر واقع ہے - الفضل -) پر بحری حملہ بھی ہوا ہے - یہ تمام حملے روس پر بغیر کسی اعلان اور بغیر کسی عذر اور بہانے کے کئے گئے ہیں -

چونکہ یہ جنگی نقل و حرکت برٹش رفیق کے خلاف کیگئی ہے - اغلب ہے - کہ اس سے ٹرکی اور برٹش گورنمنٹ کے تعلقات پر بُرا اثر پڑے - اس لئے حضور وائسرائے مناسب خیال کرتے ہیں - کہ بغیر کسی توقف کے دیسی ہندوستانی رؤساء اور رعایا کو ذیل کے واقعات کی اصلی حقیقت سے واقف کر دیا جائے - جو ٹرکی گورنمنٹ کے جارحانہ انداز پر جو جرمن اشارات کے ماتحت ظہور میں آئے - روشنی ڈالتے ہیں۔ اور مذکورہ بالا حادثات انہی کا نتیجہ ہے۔

درہ دانیال کی بندش

ترکی گورنمنٹ نے جو انداز جرمن جنگی جہاز نامی سبر سلا اور گوبن کے متعلق اختیار کیا تھا - اُس نے لنڈن - پیرس - پیٹروگریڈ میں بہت سی غلط فہمیاں پھیلائیں - بحرۂ روم میں ان جہازوں نے فرانسیسی بیڑے سے بھاگ کر درہ دانیال میں پناہ لی - ترکی معاہدات اور بین الاقوامی قانون کے مطابق اگر ترکی حکومت ان کے عملہ کو واپس ان کے وطن کو نہ بھیج سکتی تھی - تو اسے چاہیئے تھا - کہ وہ انھیں جب تک جنگ بند نہ ہوتی - وہاں رکھتی - اور یا ۲۴ گھنٹے کے بعد کھلے سمندر میں انہیں چھوڑ دیتی - لیکن اس کے برخلاف انہیں وہاں رکھا گیا - اور انھیں فرانسیسی جہازوں پر جنگی حقوق کے استعمال کرنے کا مجاز قرار دیا - اور پھر اچانک طور پر یہ اعلان کیا گیا - کہ انہیں ترکی حکومت نے خرید لیا ہے - پھر اس کے علاوہ جرمن ملاحوں کو وہاں رکھ لیا - اور برٹش کمانڈر کو ترکی بیڑے کی کمان سے علیحدہ کر دیا - پھر ساتھ ہی درہ دانیال پر سرنگیں بچھا دیں - اور تمام برٹش تجارتی جہازوں کو وہاں روک لیا گیا - جس کی پہلی وجہ یہ بتلائی گئی - کہ ان کے اسباب کی فوجی اجتماع کے لئے ضرورت ہے - پھر سرنگوں کو بچھا کر برٹش تجارتی جہازوں کو آنے کے ناقابل کر دیا - اور وہ وہاں روکے گئے - ایک غیر جانبدار ریاست سے صرف یہی بیجا مداخلت نہیں ہوئی - کہ اس نے برٹش تجارت اور اس کے جہازوں اور سوداگروں کو نقصان پہنچایا ہے بلکہ بحیرہ اسود میں تمام برٹش جہازوں کو خطرہ میں ڈالدیا - ۶۰ اور ۷۵ جہاز تھے - جو نہ صرف بحیرۂ روم میں داخل ہونے سے رکے ہوئے تھے - بلکہ کوئی ایسا انتظام نہ تھا - جو گوبن اور برسلا کو بحیرۂ اسود میں داخل ہونے سے روک سکے - اور انہیں وہاں کے جہازوں کو تباہ کرنے سے باز رکھ سکے -

پھر عجیب بات یہ ہے - کہ درہ دانیال کو بین الاقوامی معاہدات کے خلاف بند کیا گیا ؛

حکومت کی طرف سے جوش آمیز کاروائی

دو وجوہات جو اس شورش کا باعث ہیں - وہ بغداد اور الجزائر بیپوٹو میا (جسکو عربی میں جزیرہ کہتے ہیں) میں ذمہ دار ترکی افسروں کا بُرا سلوک ہے - جو انھوں نے برٹش رعایا کے ساتھ وہاں روا رکھا - اور وہ اشتعال جو ترکی سرکاری حلقوں سے سلطنت برطانیہ اور متحدہ افواج کے خلاف رعایا کو دلایا گیا - باوجود ان تمام اشتعال آمیز کارروائیوں کے سرکار انگریزی نے دوستانہ تعلقات کو قائم رکھا - اور یہ یقین دلایا - کہ اگر ترکی گوبن اور برسلا پر جرمن عملہ کی بجائے اپنے آدمیوں کو مامور کرے - اور برٹش جہاز نہ روکے رہیں - اور ترکی غیر جانبدار ریاست کے تمام فرائض کو پورا کرے تو نہ صرف ان ناجائز اور مخالفانہ کارروائیوں کو اغماض کی نظر سے دیکھا جائیگا - بلکہ پکّی اور تحریری ذمہ داری اٹھا لی جائیگی - جسکی رو سے برطانیہ عظمےٰ سلطنت عثمانیہ کی خود مختاری اور اقامت کا لحاظ رکھے گا - اور یہ بھی یقین دلایا گیا - کہ صلح ہونے کے موقعہ پر گورنمنٹ برطانیہ کا یہ فرض ہوگا کہ ایسی کوئی شرائط نہ ہوں - جو ترکی حکومت کی خود مختاری اور اس کی کلی اقامت کو کمزور کرنے والی ہوں - اور ترکی تمدنی حالات کے لئے بہتر صورت پیدا کریگی - باوجود ان تمام وعدوں کے ترکی نے جو انداز برٹش گورنمنٹ کے ساتھ ظاہر کیا - وہ دن بدن اس کے خلاف جوش دلانے میں ترقی پر رہا - اور گورنمنٹ برطانیہ کو لگاتار ایسی خبریں پہنچتی رہیں - کہ سیریا میں فوجی تیاری شروع ہے - جس کی اصلی غرض مصر پر حملہ آور ہونا ہے - اور ترک اور جرمن ایجنٹوں کے ذریعہ عرب اور علاقہ جات متصل سرحد مصر کے بدوؤں کو اس کی بابت اطلاع دی گئی - اور موصل اور دمشق سے فوجی دستے اجتماع فوج سے لیکر کچھ تک برائے حملہ مصر جنوب کی طرف بھیجے جاتے رہے - اور نہر سویز پر حملہ آور ہونے کے لئے کیاب اور غازا سے برابر فوجیں جمع ہوتی رہیں - اور عرب کے بدوؤں کی ایک بڑی بھاری جماعت ملائی گئی جسے اس مہم میں مدد دینے کے لئے مسلح بھی کیا گیا - اور سرحد مصر پر ٹرانسپورٹ (سامان جنگ) جمع کیا گیا - اور وہاں سڑکیں بھی تیار کی گئیں -

(بقیہ دیکھو صفحہ نمبر ۲)

خطبہ عید الضحیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(جو سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو دارالعلوم کے میدان میں پڑھا)

یٰایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ۔ ولا تتبعوا خطوات الشیطٰن انہ لکم عدو مبین

آج کا دن قربانی کا دن کہلاتا ہے مسلمانوں میں بہت قربانیاں کی جاتی ہیں لاکھوں لاکھ بکرے اور ہزاروں ہزار اونٹ اور گائیں خدا کے نام پر ذبح کیجاتی ہیں۔

قربانی کی تعریف قربانی کیا ہے اور اسکے کرنیکی کیا ضرورت ہے اس سوال کا جواب قربانی کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنیکے لئے کیجاتی ہے اور اس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ دنیا میں بہت سی قربانیاں ہوتی رہی ہیں اور اب بھی ہوتی ہیں بعض اپنے بتوں کے لئے بعض اپنے دیوی دیوتاؤں کے لئے اور بعض اپنے نبیوں کے لئے قربانیاں کرتے حتیٰ کہ بیٹوں کو بھی ذبح کر دیتے تھے حضرت ابراہیم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اہل دنیا کو بتلایا کہ بتوں دیوی دیوتاؤں اور نبیوں کے لئے قربانی کرنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اگر تم اپنے بیٹوں کی قربانی کرنا چاہتے ہو تو ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ اسطرح کرنی چاہئیے دیکھو ایک بیٹے کی قربانی ہمنے ابراہیم سے کروائی رؤیا میں قربانی کا نظارہ اسکو دکھایا کہ بیٹے کو ذبح کر اس رنگ میں ہمنے اسکو بتایا کہ بیٹے کی قربانی یہ ہوتی ہے کہ اسکو ایسی تعلیم دی جائے کہ دین کے لئے وہ اپنے آپکو قربان کر سکے اور ساری زندگی دین کے لئے وقف کر دے چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو وادی غیر ذی زرع میں اللہ کے حکم کے ماتحت چھوڑ آئے جہاں نہ پانی تہا نہ کہانا نہ کوئی ساتھی تہا اور نہ مددگار۔ اور یہی ان کے بیٹے کی قربانی تہی جو کہ انہوں نے کر دی اور یہ بہت بڑی قربانی تہی اپنے ہاتھ سے بیٹے کو ذبح کر دینا آسان ہے لیکن ایک ویران وسنسان جنگل میں بغیر کسی معین و مددگار اور بغیر دانہ پانی کے چھوڑ آنا بہت مشکل ہے کیونکہ ذبح کرنے والا سمجھتا ہے۔ کہ ایکدم میں جان نکل جائیگی اور پھر کوئی تکلیف نہ رہیگی مگر جنگل میں اس طرح چھوڑ آنے کا بظاہر یہ مطلب ہے کہ تڑپ تڑپ کر کسی وقت جان نکلے اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا اسی طرح حکم تہا اور اس نے بتا دیا تہا کہ جو میرے حکم کے ماتحت اپنی اولاد کی قربانیاں کرتے ہیں انکی اولاد دنیا میں کبھی ضائع نہیں ہوسکتی۔

قربانی کا نتیجہ پس آج تم دیکھ لو کہ ملکوں کے ملک آباد ہیں اور ہزارہا ایسی قومیں ہیں جو اپنے آپکو حضرت اسمٰعیل ع کی اولاد بتاتی ہیں۔ تو خدا تعالیٰ نے اولاد کو اپنی کی راہ میں قربان کرنیکا طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتایا اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ وہ لوگ بیوقوف اور کم عقل ہیں جو چھری سے اپنے بیٹوں کو ذبح کر کے خدا کی راہ میں قربانی دیتے ہیں۔ یہ انکی قربانی کسی کام کی نہیں ہوتی اور نہ اسکا کوئی نتیجہ انکے لئے مرتب ہوتا ہے اور اصل قربانی اپنی اولاد کو خدا کے راہ میں وقف کر دینا ہوتی ہے اور یہ ایک بیج کی طرح ہوتی ہے جس سے آگے لاکھوں دانے پیدا ہوتے ہیں۔ اور کبھی ایسی قربانی ضائع نہیں ہوتی۔ آج مکہ میں اسی حضرت ابراہیم کی یاد تازہ کرنیکے لئے ہزارہا قربانیاں ہو رہی ہیں اور وہی یادگار قائم کیجا رہی ہے۔

حضرت ابراہیم کی قربانی تم حضرت ابراہیم کی مثال کو دیکھو وہ کسطرح اس جنگل میں اپنے بیٹے کو چھوڑ کر چلے گئے تھے اور خدا نے جنگل سے ہی اسکے لئے پانی اور دانہ مہیا کر دیا۔ یہ بڑا دردناک واقعہ ہے حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم حضرت ہاجرہ کو مع انکے بچے کے اس جنگل میں چھوڑ چلے تو حضرت ہاجرہ نے پوچھا کہ آپ ہمیں یہاں کس کے بھروسہ پر چھوڑ چلے ہیں جہاں نہ پانی ہے نہ کہانا نہ کوئی ساتھی ہے اور نہ مددگار تو حضرت ابراہیم نے کہا کہ میں تمکو خدا پر چھوڑ چلا ہوں انہوں نے کہا بس جاؤ اب ہمیں کسی کی پروا نہیں ہمارے لئے ہمارا خدا کافی ہے جب وہ مشکیزہ پانی کا جو حضرت ابراہیم انکے لئے چھوڑ گئے تہے ختم ہو گیا۔ اور حضرت اسمٰعیل پیاس کی وجہ سے رونے لگا اور وہاں ارد گرد پانی چھوڑ کہیں سبزہ بھی نہ تہا تو اسوقت حضرت ہاجرہ گھبرائیں اور بچے کو بلبلاتا ہوا ان سے نہ دیکھا گیا تو ادہر ادہر پانی کی تلاش میں دوڑنے لگیں لیکن وہاں پانی کہاں مل سکتا تہا۔ خالی ہاتھ واپس بچے کے پاس آئیں مگر بچہ کی شکل دیکھکر پھر گھبرا گئیں اور بچہ کے اضطراب اور بلبلاہٹ کو نہ دیکھ سکیں پھر دوڑنے لگیں آخر کار ایک فرشتہ کے ذریعے انہیں معلوم ہوا کہ ایک چشمہ پھوٹا ہے وہ اسجگہ آئیں اور اس چشمہ کو پایا جس کو آب زمزم کہا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر ہاجرہ اس چشمہ کو روک نہ دیتیں تو یہ دور دور تک پھیل جاتا۔ تو یہ ایک قربانی تہی۔ آج بھی قربانیاں کیجائینگی لیکن ان قربانیوں کے کرنے والوں کو خیال کرنا چاہئیے کہ یہ قربانیاں حضرت ابراہیم کی قربانی سے کیا نسبت رکھتی۔ ہیں انکی تو یہ قربانی تہی کہ خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ اپنے بچے اور اسکی ماں کو جنگل میں چھوڑ آؤ حضرت ابراہیم نہیں پوچھتے کہ انکے کہانے اور پینے کا وہاں کیا بندوبست ہوگا جنگل کے درندے تو انہیں نہیں کہا جائینگے یہ کہاں رہینگے اور کون انکا خبر گیراں ہوگا وہ بلا کسی سوال اور عذر معذرت کے جہٹ انکو جنگل میں چھوڑ کر واپس آجاتے ہیں تو یہ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تہی اور ایسی ہی قربانی اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان سے چاہتا ہے

قربانی کی ضرورت یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ جس چیز سے محبت ہوتی ہے اسکے لئے انسان سب کچھ قربان کرنیکو تیار ہو جاتا ہے اسوقت ہی دیکھ لو دنیا میں ایک قربانی ہو رہی ہے کوئی اپنے وطن کے لئے کوئی اپنی تجارت کے لئے کوئی اپنی عزت کے لئے کوئی اپنی آبرو کے لئے اور کوئی اپنے احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے جانیں قربان کر رہے ہیں اور آج دنیا میں ایک نہایت خطرناک جنگ ہو رہی ہے اور بکروں اور دنبوں کی طرح انسان قتل ہو رہے ہیں اور خون کی ندیاں پانی کی طرح بہ رہی ہیں ایک دن میں لاکھ لاکھ اور دو دو لاکھ انسان ہلاک ہو رہے ہیں لیکن مرنے والوں کی جگہ دوسرے بڑی خوشی سے لیتے اور لڑتے ہیں ایک مردہ ہو کر گرتا ہے تو دوسرا خوشی سے اسکی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے اور ایسے خاندان بھی ہیں۔ جن کے اگر آٹھ جوان تھے تو آٹھوں اگر چار تہے تو چاروں جنگ میں شریک ہیں یعنی ساری کی ساری اولاد لڑ رہی ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ کیوں اسطرح کر رہے ہیں یہ اپنی آبرو۔ اپنے وطن۔ اپنی تجارت۔ اپنی عزت اور اپنے اموال کے لئے جانیں قربان کر رہے ہیں اور کچھ لوگ احسان کی خاطر جو کہ ان پر کیا گیا اپنی جانیں دے رہے ہیں ایک کہتے ہیں کہ ہم جرمن ہیں ہم کسی سے نہیں ہار سکتے ایک کہتے ہیں ہم فرانسیسی ہیں ہم فرانس کی خاطر اپنی ہستی مٹا دینگے اور جیتے جی اسپر کسی کو قابض نہ ہونے دینگے ایک کہتے ہیں ہم برطانوی ہیں ہم کبھی کسی کے ماتحت نہیں رہے اور نہ رہ سکتے ہیں ایک بلجیم کے رہنے والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم معاہدہ کے خلاف نہیں کرینگے۔ تو یہ لوگ ان باتوں کے لئے اپنی جانوں کی قربانیاں کر رہے ہیں۔ پھر کسقدر شرم کی بات ہے کہ ایک مسلمان خدا کے لئے کوئی قربانی نہ کرے یہ عزت۔ آبرو۔ وطن اور مال کے لئے پانی کی طرح خون بہاتے اور اسپر فخر کرتے ہیں کہ ہم اپنے وقار کے لئے لڑ رہے ہیں۔ حالانکہ انکی غرض محض دنیا ہی دنیا تک محدود ہے۔ اور دین کی قطعاً کوئی بات انکے مدنظر نہیں لیکن خدا تعالیٰ ایک مسلمان سے اسلئے قربانی چاہتا ہے کہ وہ اسکا خالق اور رازق ہے

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بہت کم ایسے مسلمان ہیں جو خدا کے لئے قربانی کرتے ہیں

خدا کے لئے قربانی نہ کرنے کی وجہ

خدا کے لئے قربانی نہ کرنیکی وجہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو یقین نہیں ہوتا۔ کہ ہمارا کوئی رب ہے جو خالق اور رازق ہے اور دنیا کی حکومتوں کو خالق اور رازق سمجھتے ہیں اسلئے انکے لئے تو جان دیتے ہیں لیکن خدا کے لئے کچھ نہیں کرتے قربانی اللہ تعالےٰ کے قرب کا ذریعہ ہے اسلئے اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ میرے بندے کچھ کر کے دکھائیں تب میں انہیں اپنا مقرب بناؤں جو شخص اللہ کے لئے اپنے نفس کو قربان نہیں کرتا وہ اگر یہ دعوےٰ کرے کہ مجھ میں خدا کی محبت ہے تو وہ جھوٹا ہے اسکو نہ خدا سے کوئی محبت ہے اور نہ کوئی تعلق ہے

مومن کی قربانی

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے مومنو اتم سارے کے سارے پورے طور پر مسلمان ہو جاؤ اور اسلام کی تابعداری کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ لو یا اے مسلمانو اتم ساری فرمانبرداری کی راہیں پوری کرو اور کوئی بھی فرمانبرداری کی راہ نہ چھوڑو۔ یہ قربانی ہے جو اللہ تعالےٰ ہر ایک مومن سے چاہتا ہے کہ انسان اپنی تمام آرزوئیں تمام خواہشوں تمام امنگوں اور تمام امیدوں کو خدا کے لئے قربان کردے۔ اور اس طرح نہ کرے کہ جو اپنی مرضی ہو وہ کرلے اور جو نہ ہو وہ نہ کرے یعنی اس طرح کہ اگر شریعت اسکو کچھ حق دلاتی ہو تو کہے کہ میں شریعت پر چلتا ہوں اور اسی کے ماتحت فیصلہ ہونا چاہیئے لیکن اگر شریعت اس سے کچھ دلوائے تو کہے کہ قانون کی رو سے فیصلہ ہونا چاہیئے۔ قانون کچھ نہیں دلواتا اسلئے میں بھی کچھ نہیں دیتا۔ ابھی ایک معاملہ ہوا ہے ایک شخص سے جب ایک چیز مانگی گئی تو اسنے کہا میں بے خبر نہیں بیٹھا رہا۔ مینے خوب اچھی طرح دریافت کرلیا ہے کہ قانوناً میں اس چیز کا مالک ہوں۔ چونکہ شریعت کی رو سے اسے اس چیز کے رکھنے کا کوئی حق نہیں اسلئے وہ قانون کی آڑ لیکر بچنا چاہتا ہے اور یہ نفس پرستی ہے کیونکہ وہ نفس کی خاطر دین اور ایمان کو بیچتا ہے اور قانون کی پناہ لینی چاہتا ہے۔ قانون کی ہستی ہی کیا ہے؟ یہ تو صرف انسانی عمر تک ہی ہوتا ہے لیکن خدا کا قانون یعنی شریعت ابد الآباد تک کے لئے ہے جو کوئی ظلم سے دوسرے کا حق لیتا ہے اور خواہ اسکے لئے کوئی وجہ تراشتا ہے وہ کبھی خدا تعالیٰ کی عقوبت سے نہیں بچ سکتا اور ایسا شخص ہرگز ایماندار نہیں ہے کیونکہ وہ خدا کے لئے قربانی نہیں کرتا ہر ایک مسلمان کے دل میں کسی معاملہ کے تصفیہ کے وقت جو سب سے پہلے خیال پیدا ہونا چاہیئے وہ یہ ہونا چاہیئے کہ شریعت کیا کہتی ہے اور مجھے کسی چیز کا حقدار قرار دیتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں دیتی تو قانون اگر دلوائے تو بھی نہیں لینی چاہیئے کیونکہ خدا کے نزدیک یہ لینا جائز نہیں مومن کو تو ایسا ہونا چاہیئے کہ اگر قانون نہ بھی دلوائے اور شریعت دلوائے تو فوراً دے دینا چاہیئے جس میں یہ مادہ نہیں وہ مسلمان ہی نہیں۔ مومنوں کو فرمانبرداری کا ہر ایک پہلو اور ہر ایک رنگ زیر نظر رکھنا چاہیئے اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ تم شیطان کے پیچھے نہ چلنا کیونکہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ یہ کیا ہی لطیف بات بیان فرمائی ہے قربانی کرنے والا اسلئے قربانی کرتا ہے کہ بڑی چیز حاصل ہو ایک طالبعلم وقت کی قربانی اس لئے کرتا ہے کہ بی اے اور ایم اے ہو کر گورنمنٹ سے کوئی اچھا عہدہ لے۔ تمام دنیا کے مذاہب قربانی کرنا تو سکھاتے ہیں لیکن انکی قربانیاں کرنے والے کسی نیک نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ اسلام حکم دیتا ہے کہ تمہیں شیطان جس قربانی کا حکم دیتا ہے اسکو مت قبول کرو وہ تمہارا دشمن ہے اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم تم سے جو قربانی چاہتے ہیں اور جس کا تمہیں حکم دیتے ہیں انکا نتیجہ ضرور نیک نکلتا ہے یہ اسلام اور دوسرے مذاہب میں فرق ہے کہ اور مذہب انسان سے قربانی کرواکر یعنی کچھ ترک کروا کر دیتے کچھ نہیں لیکن اسلام ایسی قربانی کرواتا ہے۔ کہ انسان کا اس میں نفع ہی نفع ہے۔ اسلئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم جو تمہیں حکم دیتے ہیں انکو پورے طور پر بجا لاؤ کیونکہ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے تو یہ کسقدر بے حیائی کی بات ہے کہ انسان اپنے افعال اقوال خیالات اور ارادوں کو ترک کرکے خدا تعالےٰ کا حکم قبول نہ کرے۔

دعا خدا تعالےٰ تم سب کو سچی قربانی کرنے کی توفیق دے

ناظرین الفضل کی ترقی اشاعت میں سعی فرماویں۔ (منیجر)

بنگال میں تبلیغ

ہنوز حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی حکیم نورالدین صاحب رحمۃ اللہ زندہ تھے۔ کہ حضرت فضل عمر ہے جنہیں اس بات کا خاص جوش اور شرف بخشا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو مامور تمام دنیا کی رہبری کے واسطے بھیجا ہے اسکا پیغام چار دانگ عالم میں پہنچا دیا جائے ایک رسالہ مختصر سا لکھکر اور بنگالی زبان میں ترجمہ کراکر چھپنے کے واسطے کلکتہ بھیجدیا تھا مگر وہاں کے پریس والوں کی سستی سے وہ گزشتہ ماہ جولائی میں چھپ کر طیار ہوا جبکہ عاجز کلکتہ میں تھا میں اس رسالے کا ذکر کسی قدر اپنے خطوط میں کر چکا ہوں اسکی اشاعت کلکتہ میں کیگئی اور اسی کی خاطر میں نے اور مخدومی حضرت ابوبکر یوسف سلمہ اللہ تعالےٰ نے ڈھاکہ تک سفر کیا اور پھر مولوی مبارک علی صاحب بی اے نے باریسال وغیرہ مقامات میں اسکی اشاعت کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بنگالہ کے ان اضلاع سے برابر خطوط آ رہے ہیں اور اکثر لوگ سلسلہ احمدیہ کے متعلق مزید حالات دریافت کرتے ہیں اور کتابیں طلب کرتے ہیں اور مسائل دریافت کرتے ہیں باریسال سے کئی ایک نوجوانوں نے خط لکھا ہے جس کے نیچے سب کے دستخط ثبت ہیں وہ حضرت مہدی کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ ایک صاحب باریسال سے لکھتے ہیں ہمیں اس خبر سے از حد خوشی ہوئی اور ہم اپنے ذمہ لیتے ہیں کہ اس ملک میں ہر جگہ اس خوشخبری کو پھیلا دیویں ایک صاحب ممتاز الدین نام کیوڑا سے لکھتے ہیں یہ ایک نہایت ہی خوشی کی خبر ہے جو ہم کو پہنچی ہے ایسے ہی بہت سے خطوط آئے ہیں۔ برہمن بڑیہ میں حضرت مولوی عبدالواحد صاحب تبلیغ کے کام میں برابر مصروف ہیں ہر ماہ میں دو چار احمدی ہو جاتے ہیں اس ہفتہ میں مبلغ [illegible] روپیہ ان کی طرف سے چندہ بھی آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بنگال میں قبولیت حق کا مادہ بہت ہے اور حضرت فضل عمر ایدہ اللہ نے ارادہ کیا ہے کہ دو واعظ بہت جلد اسطرف روانہ کئے جائیں اللہ تعالےٰ کامیاب کرے ان سب کاموں کے واسطے مد ترقی اسلام میں روپے کی بہت ضرورت ہے احباب کے واسطے حصول ثواب کے خاص دن ہیں +

محمد صادق عفی اللہ عنہ